صداقت حدیث پر خارجی شہادت

منکرین حدیث کیلئے لمحہ فکریہ قسط ۲

از مولوی حافظ محمد ابراہیم صاحب کمیرپوری

اگر اسلام کی تاریخ کو ہم تین زمانوں پر تقسیم کردیں یعنی (۱) ابتدائی زمانہ۔(۲) درمیانی زمانہ (۳) موجودہ زمانہ تو ان تینوں میں آنحضرت کی ان پیشینگوئیوں کا واضح ثبوت پاتے ہیں جو احادیث میں مذکور ہیں۔ اور جن سے آنحضرتؐ کی صداقت ہر زمانہ میں اپنی چمک دکھاتی رہی ہے اور آپ کی برکات کا ہر زمانہ میں جاری رہنا ثابت ہوتا ہے۔ کفار پر آنحضرتؐ کے غالب آنے کی پیشینگوئیاں قرآن کریم کی کئی صورتوں میں مفصل موجود ہیں۔ (پ۲۸) مگر اس جگہ میرا ارادہ صرف ان پیشینگوئیوں کے بیان کرنے کا ہے جو احادیث میں موجود ہیں۔ ایسی پیشینگوئیاں بکثرت ہیں مگر مشتے از خروارے پیش کرتا ہوں۔

(۱) مثلاً حدیث میں یہ پیشینگوئی موجود ہے کہ مسلمان شام اور ایران کو فتح کریں گے۔ یہ خبر اس وقت کی ہے جب مدینہ پر کفار کے عساکر حملہ آور ہو رہے تھے اور ان کے بچاؤ کیلئے مدینہ کے اردگرد خندق کھودی جا رہی تھی۔ نسائی بیہقی اور طبرانی میں یہ حدیث بروایت براء بن عازبؓ یوں مرقوم ہے۔ قال لما امرنا رسول اللہ بحفر الخندق عرضت لنا صخرۃ لاتاخذ فیہا المعاول فاشتکینا ذالک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء فاخذ المعول فقال بسم اللہ فضرب ضربۃ وقال اللہ اکبر اعطیت مفاتیح الشام الی اخرہٖ۔ یعنی خندق میں ایک پتھر کو توڑتے وقت آپ نے یہ فرمایا کہ مجھے شام کی کنجیاں دی گئیں اور میں اس کے سرخ محلوں کو اس وقت دیکھ رہا ہوں پھر فرمایا کہ مجھے فارس کی کنجیاں دی گئیں ہیں اور میں اس جگہ سے اس کے سفید محلوں کو دیکھ رہا ہوں اور ایسا ہی یمن کے متعلق فرمایا اور یہ باتیں آپ نے اس حال میں بیان فرمائیں کہ آپ ایک پتھر کو توڑ رہے تھے آپ نے اس پتھر کو تین ضربوں میں توڑا اور ہر ضرب کے بعد ایک پیشگوئی کی۔ گویا اس پتھر کا توڑنا بطور ایک فال کے تھا کہ یہ سلطنتیں آپ کے صحابہ کے سامنے اسی طرح ٹوٹ جائیں گی۔ ناظرین غور فرماویں کہ ایسے ضعف کی حالت میں اتنے ممالک کی فتوحات کی اطلاع دینا اللہ کے نبی ہی کا کام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی خفی حرف بحرف بتا دیا ہو۔

(۲) ایسی ہی پیشینگوئیاں درمیانی زمانہ کے متعلق بھی پائی جاتی ہے اور وہ قطعی ثبوت آنحضرتؐ کی

زبان سے ہونے کا اپنے اندر رکھتی ہیں۔ اس طرح پر کہ حدیث کی اکثر کتابیں جن میں پیشگوئیاں درج ہیں۔ . . . . . . دوسری اور تیسری صدی ہجری میں لکھی ہو کر دنیا میں شائع ہو چکی تھیں اور درسوں میں پڑھائی جاتی تھیں اور لاکھوں انسان ان کا مطالعہ کرتے تھے اب انہی کتابوں میں ایسی احادیث بھی موجود ہیں جن میں ایسی خبریں موجود ہیں جو صدہا سال بعد پوری ہوئیں اور ان کی شہرت کی وجہ سے پورا ہو جانے کے بعد اہل علم نے ان واقعات کو قلم بند کیا۔ اور خدا کا کلام پورا ہونے پر اظہار خوشی کیا اس طرح پر یہ احادیث نہ صرف اپنی ہی صداقت کا ثبوت اپنے اندر رکھتی ہیں بلکہ ان دوسری احادیث کی صداقت پر بھی شاہد ہیں جن میں ایسی پیشگوئیاں موجود ہیں جو جمع احادیث سے پہلے زمانہ میں پوری ہو چکی تھیں۔

سنن ابوداؤد اور صحاح کی بعض دوسری کتابوں میں ایسی احادیث موجود ہیں جن میں واضح ترین الفاظ میں فتح قسطنطنیہ کی خبریں موجود ہیں یعنی بیان کیا گیا ہے کہ قسطنطنیہ مسلمانوں کے ہاتھ آنے کے بعد پھر نکل جائیگا۔ اب جس وقت ان احادیث کو ان کتابوں میں تحریر کیا گیا اس وقت قسطنطنیہ عیسائیوں کے ہاتھ میں تھا اور مسلمانوں کی دو یا اڑھائی سال کی فتوحات کے باوجود بھی قسطنطنیہ ان کے ہاتھ نہیں آیا تھا اور نہ ہی قرائن ایسے موجود تھے کہ مسلمان اس شہر کو فتح کر لیں گے مگر محدثین کو کبھی ان باتوں کا خیال بھی نہیں آیا تھا بلکہ وہ تو صرف یہ دیکھا کرتے تھے کہ حدیث کی صحت ثابت ہے یا نہیں۔ جن احادیث کی صحت ان کے نزدیک پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی تھی وہ ان کو قبول کر لیتے تھے۔ خواہ ان میں ایسی باتیں ہوں جو پوری ہو چکی ہوں خواہ آئندہ زمانہ کے متعلق ہوں۔ اب یہ پیشگوئی قسطنطنیہ کے متعلق ابتدا سے ہی مسلمانوں کے درمیان شہرت یافتہ تھی۔ پھر دوسری تیسری صدی ہجری میں کتابوں میں لکھی جا کر ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گئی۔ چنانچہ ان کے لکھے جانے کے قریباً پانچسو برس بعد ۱۴۵۳ء میں قسطنطنیہ مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ جبکہ پیشگوئی کے شائع ہونے پر آٹھ سو سال کی زیادہ عرصہ گذر چکا تھا اور پیشگوئی کا دوسرا حصہ بھی اس زمانہ میں پورا ہو گیا ہے۔

منکرین حدیث دوستو! غور کرو کہ کس قدر واضح ثبوت ہے کہ احادیث نہ صرف آنحضرتؐ کی زبانِ مبارک سے نکلیں بلکہ آنحضرتؐ کی صداقت پر بیّن ثبوت ہیں۔ انہی کتابوں میں یہ خبریں بھی موجود ہیں جن میں مذکور ہے کہ مسلمان ترکوں کے ہاتھ سخت ہزیمت اٹھائیں گے۔ اور قتل کئے جائیں گے۔ یہ فتنۂ تتر کی خبر ہے ہلاکو خاں کے لشکروں نے خراسان اور عراق کو تباہ کیا بغداد کو لوٹا اور بالآخر انھیں ایشیائے کوچک میں شکستِ فاش کا منہ دیکھنا پڑا یہ واقعہ ۶۵۶ھ کا ہے جب کہ ان احادیث کو لکھتے لکھاتے پڑھتے پڑھاتے قریباً پانچسو سال گذر چکے تھے۔ چنانچہ جن لوگوں نے ان احادیث کی شرح لکھی ہے انھوں نے ان تمام واقعات کو جو کہ ان پیشگوئیوں کے پورا کرنے والے ہیں ان احادیث کے ماتحت پورے شرح و بسط سے تحریر کیا ہے۔

اوران پیشگوئیوں کے پورا ہونے کو آنحضرتؐ کے اعجازی رنگ میں پیش کیا ہے۔

(۳) اب ان پیشگوئیوں کی حقیقت پر غور کرو۔ ترکوں کے ہاتھ جو مسلمانوں پر تباہی آنیوالی تھی اس کی اطلاع مخبر صادق نے کیسے صریح الفاظ میں پہلے ہی بیان فرمادی تھی نہ صرف ترک کا نام لیکر ہی سمجھایا بلکہ یوں بھی بیان فرمایا۔ "لا تقوم الساعۃ حتیٰ تقاتلوا قوماً نعالھم الشعر حتیٰ تقاتلوا الترک صغار الاعین حمر الوجوہ ذلف الانوف کان وجوھھم مجان المطرقۃ" صحابہ کے درمیان یہ خبر بہت شہرت پا چکی تھی کیونکہ ان کو یہ خبر دی گئی تھی کہ "اترکوا الترک ماترکوکم" یعنی جب تک ترک تمہیں کچھ نہ کہیں تم بھی انھیں مت چھیڑو کیونکہ مسلمانوں پر ترکوں کے ہاتھ سے تباہی آنیوالی ہے۔

چنانچہ حضرت معاویہؓ کے متعلق یہ واقعہ لکھا ہے کہ معاویہ بن خدیج کہتے ہیں کہ میں دربار معاویہؓ میں تھا کہ ان کے پاس ان کے ایک عامل کا خط آیا کہ اس کا مقابلہ ترکوں سے ہوا اور اس نے ترکوں کو بھگا دیا ہے۔ اس پر حضرت معاویہؓ سخت ناراض ہوئے۔ اور اس عامل کو لکھ بھیجا۔ کہ جب تک میں تم کو نہ لکھوں ان سے جنگ مت کرو۔ کیونکہ میں نے آنحضرتؐ سے سُنا ہے کہ ترک عربوں کو نکال دینگے۔ یہاں تک کہ انھیں گھانس اُگنے کی جگہ تک پہنچا دیں گے یعنی شہروں سے نکالکر جنگلوں میں داخل کردیں گے جس سے اشارہ عظیم الشان تباہی کی طرف ہو اور معاویہؓ نے لکھا کہ اسی وجہ سے میں ترکوں کے ساتھ جنگ ناپسند کرتا ہوں اور جب مسلمانوں نے مخبر صادق کے حکم "اترکوا الترک" کی خلاف ورزی کی اور خوارزم شاہ نے چنگیز خاں کے ایلچیوں کو قتل کرڈالا تو پھر مسلمانوں پر وہ تباہی آئی جس کا تصور کرنے سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

غرضکہ صحابہ کے اندر یہ ایک نہایت شہرت یافتہ امر تھا کہ ترکوں کے ہاتھ سے مسلمانوں پر تباہی آئیگی اور یہ پیشگوئیاں احادیث کی کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں۔ اور ان کے لکھے جانے کے صدہا سال بعد یہ خبریں نہایت صفائی اور وضاحت سے پوری ہوئیں۔ الغرض یہ پیشگوئیاں جو اسلام کے درمیانی زمانہ میں پوری ہوئیں مدتوں پہلے احادیث کی کتابوں میں لکھی جا چکی تھیں اور اس طرح پر یہ احادیث کی صداقت پر ایک عظیم الشان گواہ ہیں۔ مگر ہمارے نبی کریمؐ کی پیشگوئیاں اسلام کے ابتدائی یا درمیانی زمانہ تک ہی محدود نہیں بلکہ اس آخری زمانہ میں بھی وہ اسی صفائی سے آنحضرتؐ کے الفاظ کا منجانب اللہ ہونا ثابت کررہی ہیں۔ کون مسلمان ہے جو نہیں جانتا کہ اس زمانہ کا نقشہ احادیث میں نہایت صفائی سے موجود ہے۔ چنانچہ منجملہ ازاں صحیح مسلم میں ابو مسلم مستورد قرشی کی روایت موجود ہے کہ انھوں نے عمرو بن العاص فاتح مصر کے سامنے یہ بیان کیا کہ آخری زمانہ میں عیسائیوںؓ کا دنیا میں زور ہو جائیگا عمرو بن العاص نے اسے روکا اور کہا کہ دیکھو کیا کہہ رہے ہو انھوں نے کہا کہ میں تو وہی کہہ رہا ہوں جو آنحضرت سے سُنا ہے عمرو نے تائید کی اور کہا کہ یہ درست ہے (باقی مضمون صفحہ ۱۷ پر ملاحظہ ہو)

ؓ یعنی یورپین اقوام۔